سوال

(159) کٹائی گندم اور دیگر کاروبار کی وجہ سے روزہ افطار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہ رمضان کے روزے چھوڑ کر فصل کی کٹائی یا سخت کام کر سکتا ہے، یا نہیں اس صورت میں تارک الصیام کو کافر کہہ سکتے ہیں یا وہ مومن ہی رہتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسافر۔ بیمار۔ حاملہ۔ مرضعہ جو روزہ نہ رکھ سکے۔ اور شیخ فانی وغیرہ کے سوا کسی کو افطار کی اجازت نہیں۔

اگر کٹائی گندم وغیرہ کی وجہ سے افطار جائز ہو تو امیروں کو گھر بیٹھے پہلے جائز ہونا چاہیے کیونکہ ان کی طبیعت کے نازک ہونے کی وجہ سے گھر بیٹھے بھوک پیاس کا برداشت کرنا بہ نسبت زینداروں کے زیادہ مشکل ہے۔ اگرچہ زیندار کاروباری ہ ہوں۔ نیز مزدوروں کا پیشہ زینداری سے کم نہیں۔ ان کو بھی افطاری کی اجازت ہونی چاہیے۔ اس کے اندر لوہار، سنار۔ معمار وغیرہ آ سکتے ہیں۔ اب بتلایئے روزہ کون رکھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اس سے کہیں زیادہ سخت کام ہوتے تھے۔ کیونکہ غریب لوگ تھے محنت مشقت سے اپنا پیٹ پالتے تھے۔ زینداری بھی آپ کے زمانہ میں تھا۔ خیر قرون میں بھی یہ معاملات پش آتے رہے۔ مگر کسی سے زمین داری کی وجہ سے افطار ثابت نہیں۔ پھر اگر ٹھنڈے ٹھنڈے کٹائی کر کے کٹی ہوئی فصل جمع کر لی جائے تو چنداں تکلیف بھی نہیں ہوتی۔ صرف اتنی بات ہے کہ چار روز زیادہ لگ جائیں گے۔ لیکن اس کا کوئی حرج نہیں۔ دنیوی عزروں کی وجہ سے بھی تو کام آگے پیچھے ہو جاتے ہیں اگر دین کے لیے چار روز بعد میں کام ہو گیا تو برداشت کرنا چاہیے۔ اصل میں پہلے ہی دلوں میں دین کی محبت نہیں۔ لوگ حیلوں بہانوں سے اللہ تعالیٰ کے فرض کو ٹالتے ہیں۔ ایسے لوگ واقعی کفر کی حد کو پہنچ جاتے ہیں۔ ہاں اگر کسی مولوی کے مسئلہ بتانے میں غلطی لگ گئی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

(فتاویٰ اہل حدیث ج ۲ ص ۵۵۵۔ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ) (عبداللہ امرتسری روپڑی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 434